"يَلْوُونَ أَلْسِنَتَهُمْ" کے ظہور پاش

"وَلِيَلْبِسُوا عَلَيْهِمْ دِينَهُمْ" کے مانگے کی منڈی لگائے صاحب

موصوف کی "تلبیسِ تازہ" بنام "اظہارِ تشکر" کا

خیر مقدم

اور

اظہارِ افسوس

از قلم:

محمد چمن زمان نجم القادری

مدینہ مشرفہ

زادھا اللہ تعالی عزا وشرفا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

29 ذوالقعدۃ (پاکستانی تاریخ: 28 ذوالقعدۃ) 1443ھ مدینہ مشرفہ میں شام کے 05:45 پہ بندہ مسجدِ نبوی شریف میں حاضر تھا کہ مولانا ظہور صاحب کی جانب سے واٹس ایپ پہ ایک اشتہار موصول ہوا۔

اشتہار سے متعلق گفتگو سے قبل میں اپنے قارئین کے سامنے وہ تصویر رکھنا چاہوں گا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نستعین برسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

چمنِ تدریسِ زماں کے نجمِ خودرو کے

کھلے خط مشتمل برتذکرۂ مباہلہ و دعوتِ مناظرہ پر اظہار تشکر

عظمت وسیادت واصلاح بین المسلمین کے امینِ اعظم سیدنا امام حسنِ مجتبیٰ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعن جمیع اخوانہ واولادہ

کا اوران کی اولادِ کرام کے اقدام مبارک کا صدقہ بصد شکریہ ہمیں یہ

مباہلہ و دعوتِ مناظرہ منظور ہے۔

جنیئر المُتَرَفِّضہ پیر سید انور شاہ (گیلانی) کے اجازت نامہ سے ان کی طرف سے مباہلہ اور شیخ المُتَرَفِّضہ پیر سید (اگرچہ پیر سید عبد القادر شاہ گیلانی منج بھاٹہ/انگلینڈ ان کے سید کہلوانے کو ڈرامہ کہتے میں گواہ زندہ وموجود ہے) ریاض شاہ صاحب راولپنڈی کی تقریرات وتحریرات میں موجود مُتَرَفِّضانہ نظریات اور ان کی دیگر لغویات وجہالات کی وضاحت کے متعلق امورعلامہ صاحب کی حج سے واپسی پر طے ہونگے۔ بفضلہ تعالیٰ حق واضح ہوجائے گا۔ اور جو مباہلہ کی زد میں آئے گا دنیا دیکھے گی۔ اور جس کے ذمہ توبہ آئے گی۔ اسے توبہ کرنا ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

بحرمۃ حبیبہ الکریم وبحرمۃ اولادہ الکرام خصوصاً بحرمۃ مصلح بین اہل الاسلام علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام

گدائے اہل بیت: ظہور احمد جلالی مانگا منڈی ضلع لاہور

فون نمبر 0300-4874792

28 ذوالقعدہ 1443ھ بمطابق 28 جون 2022

مجھے بعض بزرگوں نے مشورۃً فرمایا کہ:

فی الحال اس سے صرفِ نظر کی جائے۔ اللہ کریم نے چاہا تو وطن واپسی کے بعد اس کو دیکھ لیا جائے گا۔

لیکن بندہ کی جانب دسیوں لوگوں نے یہ اشتہار بھیجا اور بعض احباب نے اطلاع دی کہ سوشل میڈیا پہ اس تصویر کو لے کر مخصوص طبقہ "طرم خان" بنا ہوا ہے۔ سو ضروری سمجھا کہ چند حروف بصد عجلت سپردِ قلم کیے جائیں۔ اور ویسے بھی یہ جنگ خانوادۂ رسول ﷺ کے عظمتوں پہ پہرہ دینے کی خاطر ہے، اگر سفر حرمین طیبین میں ان نفوسِ عالیہ کی نوکری کی سعادت ملے تو زہے نصیب۔۔۔

بقولِ رضا:

کام ہے ان کے ذکر سے، خیر وہ یوں ہوا کہ یوں

خیر مقدم:

سب سے پہلے تو میں مولانا ظہور صاحب کی اس جرات کا خیر مقدم کرنا چاہوں گا کہ پچھلے ایک سال سے وہ اپنے شاگردوں کی اوٹ میں رہ کر سید السادات قبلہ سید ریاض حسین شاہ صاحب کے خلاف محاذ گرم کیے ہوئے تھے۔ شاگردوں ہی کے نام سے فتوے لیتے تھے، انہی کے نام سے فتاوی کی طباعت کے بعد تقسیم کا سلسلہ قائم کیے ہوئے تھے۔ لیکن میرے کھلے خط کے بعد انہوں نے "کھل جانا" پسند کیا اور اپنے طرزِ عمل میں اس قدر تبدیلی ضرور کی ہے کہ خود اپنے نام سے کھل کر سامنے آ گئے ہیں۔

مولانا ظہور صاحب کی جانب سے جاری کردہ اشتہار اس لیے بھی خیر مقدم کے لائق ہے کہ ان کا "پیٹی بھائی" مولوی ابراہیم سکھروی تو اب تک خاموش بیٹھا ہے۔ اپنے تئیں وہ بھی بڑا "طرم خان" ہے لیکن مولانا ظہور صاحب نے اُس سے پہلے حوصلہ کرتے ہوئے کھل کر سامنے آنے کی زحمت کرلی۔

اظہارِ افسوس:

افسوس اس بات کا ہے کہ:

مولانا ظہور صاحب کا یہ طرزِ عمل بھی حضرت کی تلبیس کا شاہکار ہے۔

مجھے نہیں معلوم کہ ان حضرات نے دھوکا دہی کہاں سے سیکھی ہے؟

یہ لوگ اپنے آپ کو اور لوگ بھی ان کو دینی پیشوا سمجھتے ہیں لیکن در حقیقت ان حضرات کے شب وروز گمراہ گری میں گزرتے ہیں۔

پچھلے دو سال سے ہمیں حضرت کے شاگردِ نارشید اشرف آصف کا تجربہ ہوا۔ وہ بد بخت بھی ایسا نوسرباز اور دس نمبری ہے کہ خدا کی پناہ۔۔۔ میں اِس وقت اُس کے بارے میں زیادہ تو کچھ نہیں کہوں گا لیکن گزشتہ دو سالوں کے تجربہ کے بعد خلاصہ یہ نکالا ہے کہ:

جس زمین پہ اشرف آصف جیسا دجل وفریب کا پیکر موجود ہو، وہاں دجال بھی آئے تو اس گستاخِ جگر گوشۂ رسول کی شاگردی کرے۔

اشرف آصف نے یہ دجل وفریب کہاں سے سیکھا؟ پچھلے دو سالوں میں یہ بات سمجھنے سے قاصر رہا۔ لیکن مولوی ظہور صاحب کے ساتھ واسطہ پڑنے پر کڑیاں جڑنا شروع ہو گئی ہیں۔

1. ظہورِ تلبیس:

قولہ: مباہلہ و دعوتِ مناظرہ منظور ہے۔

اقول بحول اللہ وقوتہ:

قارئینِ کرام!

مجھے یقین ہے کہ مولانا ظہور صاحب میرے سامنے کبھی بھی میدانِ مناظرہ میں اترنے کی غلطی نہیں کریں گے۔ اور اگر مشیرین کے اصرار پر انہوں نے یہ غلطی کرلی تو ان شاءاللہ چند منٹس میں دودھ کا دودھ اور پانی کاظہور ہو جائے گا۔

چونکہ مولوی صاحب میدانِ مناظرہ میں اترنا بھی نہیں چاہتے اور اتر بھی نہیں سکتے جبکہ بندہ نے انہیں ٹھوک بجا کر چیلنج بھی دے رکھا ہے۔ اب اپنی رہی سہی ناک بچانے کی خاطر انہوں نے ایک نیا کھیل کھیلا اور "مناظرے" کو "مباہلے" کا رنگ دینا چاہتے ہیں۔۔۔يَلْوُونَ أَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتَابِ لِتَحْسَبُوهُ مِنَ الْكِتَابِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتَابِ

اپنے اس مذموم مقصد کی تکمیل کے لیے حضرت صاحب نے جلی حروف میں لکھا:

"مباہلہ و دعوت مناظرہ منظور ہے۔"

قارئینِ ذی قدر!

بندہ نے "کھلا خط و دعوتِ مناظرہ" کے صفحہ 14 پہ "دعوتِ مناظرہ" کے عنوان کے تحت صاف لفظوں میں لکھا تھا:

مولانا ظہور صاحب!

میں آپ کو مباہلہ کی نہیں، مناظرہ کی دعوت دیتا ہوں۔ میدان میں نکلیں اور دلائل کا

سامنا کریں۔

(کھلا خط و دعوتِ مناظرہ ص14)

مولانا ظہور صاحب سے میں پوچھنا چاہوں گا کہ:

آپ کی یہ کلام ابتدائی ہے یا میرے چیلنج کا جواب ہے؟

اگر آپ اپنی گفتگو کو "ابتدائی" کہتے ہیں تو پھر یہ آپ ہی کی شان ہو گی۔ اس گفتگو کو پڑھنے کے بعد نیم پاگل بھی اسے کلامِ ابتدائی نہیں کہہ سکتا۔

اور اگر میرے چیلنج کا جواب ہے تو میں آپ سے پوچھنا چاہوں گا کہ:

کیا میں نے آپ کو "مباہلہ" کا چیلنج دیا؟

نہیں اور یقینا نہیں۔ بلکہ میں نے تو صاف لکھا کہ:

میں آپ کو مباہلہ کی نہیں، مناظرہ کی دعوت دیتا ہوں۔

(کھلا خط و دعوتِ مناظرہ ص14)

پھر آپ کی جانب سے بغیر مباہلہ کی دعوت کے اس کو "منظور" کرنا اور قبول کرنا۔۔۔

کیا کوئی ہوشمند ایسا کر سکتا ہے؟

کیا اسے تلبیس اور دھوکا دہی کا نام نہیں دیا جائے گا؟

ایک بات بتایئے!

مولانا ظہور صاحب!

یہ تو بتایئے کہ آپ مناظرے سے بھاگنا کیوں چاہتے ہیں؟

- آپ مولوی صاحب ہیں۔۔۔

- آپ کے شاگرد آپ کو "مفتی" صاحب کہتے ہیں۔۔۔
- آپ کا کام تو دلائل پیش کرنا ہے ناں۔۔۔!!!

پھر آپ "دعوتِ مناظرہ" کے جواب میں "دعوتِ مباہلہ" کیوں قبول کر رہے

ہیں؟؟؟

مباہلہ آپ جس سے چاہے کریں،باقی میری طرف سے آپ کو مناظرے کا کھلا چیلنج ہے

اور آپ سے مناظرہ ہی ہو گا۔۔!!!

2. ظہورِ تلبیس:

چونکہ مولانا ظہور صاحب نے گفتگو کا رخ مناظرہ سے مباہلہ کی طرف کرنے میں انتہائی

چابکدستی کا مظاہرہ کیا ہے۔لہذااشتہار کی آٹھویں سطر میں کہا:

"مباہلہ و دعوتِ مناظرہ"

پھر تیرہویں سطر میں تلبیس کا ایسا ظہور ہوا کہ "دعوتِ مناظرہ" کو سرے سے ہی اڑا دیا

اور لکھا:

اور جو مباہلہ کی زد میں آئے گا، دنیا دیکھے گی۔ اور جس کے ذمہ توبہ آئے گی اسے توبہ

کرنا ہو گی۔۔ ان شاء اللہ تعالی

قارئینِ کرام!

بندہ اس وقت مدینہ طیبہ میں موجود ہے اور مولوی ظہور صاحب کی اس حرکت پہ دل

انتہائی کرب کا شکار ہے۔

قارئین!

یقین جانیے! یہ خون رونے کا مقام ہے۔۔۔!!!

وہ لوگ جنہیں مسلمان اپنا دینی پیشوا سمجھتے ہیں، وہ لوگ فقط اپنی ناک بچانے کی خاطر ایسی گھناؤنی سازش کریں اور ایسی خطرناک تلبیس وھوکا دہی کا مظاہرہ کریں۔۔۔

؎ آسمان را حق بود گر خون بگرید بر زمین

قارئینِ ذی قدر!

کیا ایسے مسئلہ حل ہو پائے گا؟

کیا اس سے عام مسلمان کسی نتیجے پہ پہنچ پائے گا؟

جو حرکت اشرف آصف پچھلے دو سالوں سے کرتا چلا آرہا ہے، اس میں اور مولانا ظہور صاحب کی حرکت میں کیا فرق ہے؟

وہ بد بخت بھی چیلنج کرنے کے بعد اپنی بل میں چھپ بیٹھا اور باہر نکلنے کا نام نہیں لیتا۔ جب اس سے مناظرہ کی بات کی جائے تو شاگردوں کے پیچھے چھپ جاتا ہے۔ حرکت مولوی ظہور صاحب کی بھی ایسی ہی ہے۔ بات جب مناظرہ کی ہوئی تو اسے مباہلہ کا رنگ دینا "دھوکا دہی" نہیں تو اور کیا ہے؟

3. ظہورِ تلبیس:

مولانا ظہور صاحب پھیلائے جانے والے اشتہار کی نویں سطر میں لکھتے ہیں:

"جسر المترفضہ پیر سید انور شاہ (گیلانی) کے اجازت نامہ سے ان کی طرف سے مباہلہ"

اقول بتوفیق اللہ تعالی وتوقیفہ:

یا تو مولانا ظہور صاحب اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھے ہیں یا بہت زیادہ چالاک ہیں۔

- پیر سید انور شاہ صاحب گیلانی کون ہیں ؟؟؟
- ان سے مولوی ظہور صاحب کو کیا مسئلہ ہے ؟؟؟
- مولانا ظہور صاحب ان سے مباہلہ پر کیوں بضد ہیں ؟؟؟

مجھے ان تفصیلات کی نہ زیادہ خبر اور نہ دلچسپی۔

مجھے اس سلسلے میں فقط اتنا معلوم ہے کہ مولانا ظہور صاحب نے بارہا پیر سید انور شاہ صاحب گیلانی نامی سید صاحب کو "مباہلے" کا چیلنج دیا ہے۔ اس سے زیادہ تفصیل کی مجھے کوئی خبر نہیں۔ اور تفصیل میں جانے کی کوشش اس لیے بھی نہیں کی کہ:

ایک جانب وہ شخصیت ہیں جو گیلانی سادات سے ہیں۔۔۔ اور مولانا ظہور صاحب نے خود انہیں "سید" لکھا بھی ہے۔۔۔

اور اس سے بڑی بد بختی کیا ہو گی کہ: ایک عام مولوی اٹھ کر "سید زادے" کو مباہلے کا چیلنج کرے۔۔۔ ؟؟؟

میں نے "کھلا خط و دعوتِ مناظرہ" میں بھی لکھا تھا:

مولوی ظہور صاحب!

کیا بد بختی کے لیے اتنا کافی نہیں کہ بندہ کسی سید زادے کو مباہلے کا چیلنج کرے ؟؟؟

ایسے شخص کے اندر:

شرمِ نبی، خوفِ خدا۔۔۔

یہ بھی نہیں، وہ بھی نہیں۔۔۔!!!

مولوی ظہور صاحب!

کیا کلمہ پڑھنے کے بعد سادات کو مباہلے کا چیلنج کرنے والے کی نسبت وہ عیسائی پادری خوش عقیدہ نہیں، جس نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں اولادِ رسول ﷺ کو دیکھ کر مباہلہ سے راہِ فرار اختیار کی تھی اور اپنے ساتھیوں سے کہا تھا:

يا معشر النصارى ، إني لأرى وجُوهاً لو سألوا الله أن يُزيل جبلاً من ماكنه لأزاله ، فلا تتباهلوا فتهلكوا جميعاً إلى يوم القيامة

وہ عیسائی تھا اور یہاں دعوی اسلام کا ہے۔۔۔ وہ پادری تھا اور یہاں نام کے ساتھ مفتی لکھا جاتا ہے۔۔۔

افسوس!

کہ اس عیسائی پادری کی نگاہ تو رسول اللہ ﷺ اور آپ کی اولادِ پاک کے چہروں کی حقانیت پہچان کر مباہلہ سے پیچھے ہٹ گئی۔ لیکن ایک مسلمان کہلانے والا مفتی آئے دن اولادِ رسول ﷺ کو مباہلے کے چیلنج کرتا نظر آتا ہے۔۔۔!!!

(کھلا خط و دعوتِ مناظرہ ص13)

مولانا ظہور صاحب!

جب سید انور شاہ گیلانی صاحب کے ساتھ آپ کے جھگڑے کی تفصیلات کی مجھے خبر ہی نہیں تو آپ کی طرف سے کہنا کہ:

"جسر المترفضہ پیر سید انور شاہ (گیلانی) کے اجازت نامہ سے ان کی طرف سے مباہلہ"

اسے حماقت کہا جائے یا چالا کی سے تعبیر کیا جائے ؟

بر تقدیرِ تسلیم:

بالفرض مجھے آپ کے سید انور شاہ گیلانی صاحب کے ساتھ جھگڑے کی تفصیلات کا علم ہو۔۔۔تو سوال یہ ہے کہ :

"کھلا خط و دعوتِ مناظرہ" سید انور شاہ گیلانی صاحب کے دفاع میں لکھا گیا یا آپ کے سید السادات قبلہ سید ریاض حسین شاہ صاحب کے ایک خطاب کو غلط رنگ دے کر ان کے خلاف پروپیگنڈہ کا پردہ چاک کرنے کے لیے لکھا گیا؟

اگر آپ کہتے ہیں کہ :

"کھلا خط و دعوتِ مناظرہ" سید انور شاہ گیلانی صاحب کے دفاع میں لکھا گیا تو مجھے بھی تو دکھایئے کہ42 صفحات میں سید انور شاہ گیلانی صاحب کا نام کہاں موجود ہے؟

اور اگر "کھلا خط و دعوتِ مناظرہ" آپ کے سید السادات قبلہ سید ریاض حسین شاہ صاحب کے ایک خطاب کو غلط رنگ دے کر کیے جانے والے پروپیگنڈہ کو چاک کرنے کے لیے لکھا گیا اور یقیناً اسی کے لیے لکھا گیا تو جواب میں آپ کا کہنا کہ :

"جسرالمترفضہ پیر سید انور شاہ (گیلانی) کے اجازت نامہ سے ان کی طرف سے مباہلہ"

کتنا بڑا دھوکا ہے۔۔۔!!!

مولانا ظہور صاحب!

خدارا!

اپنی آخرت کا سوچیے۔اس دھوکا دہی سے باز آیئے۔!!!

میرا خط ملنے کے بعد آپ نے مجھے میسج کر کے کہا تھا کہ :

علامہ چمن زمان قادری صاحب

سلام مسنون

آپ بحمدہ تعالی حج کے لیے جا رہے ہیں حرم کعبہ شریف اور حرم نبوی شریف میں دعا فرمائیں کے زیر بحث مسئلے میں اللہ تعالی حق کے لیے فقیر کا سینہ کھول دئے اور صدق دل سے اتباع حق کی توفیق عطا فرمائے۔

مولانا ظہور صاحب!

جب عوامی سطح پر آپ ایسی تلبیس کو روا رکھ رہے ہیں تو پھر بتایئے کہ دعائیں آپ کو کیا فائدہ پہنچائیں گی؟

4. دورخی کا ظہور:

مولانا ظہور صاحب نے زیرِ بحث اشتہار میں لکھا:

"سیدنا امام حسن مجتبی اور ان کی اولادِ کرام کے اقدامِ مبارکہ کا صدقہ"

قارئینِ ذی قدر!

پیر سید انور شاہ گیلانی صاحب کو مولانا ظہور صاحب نے خود اسی اشتہار میں "گیلانی" لکھا اور "گیلانی" سادات سید شباب اہل الجنۃ سیدنا امام حسن کی اولاد ہیں۔

مولوی ظہور صاحب کی دورخی دیکھیے۔۔۔ بلکہ دھوکا دہی ملاحظہ کیجیے کہ لکھتے ہیں:

"امام حسن کی اولاد کے قدموں کا صدقہ"

اور جب سید انور شاہ صاحب گیلانی کو خود گیلانی لکھا جو سیدنا امام حسن کی اولاد سے ہیں تو پھر پیر سید انور شاہ صاحب گیلانی کے مبارک قدموں کا صدقہ بھی اسی میں شامل ہوا۔۔۔ اور مولوی صاحب کی حالت یہ ہے کہ اگلی سطر میں خود انہی پیر سید انور شاہ صاحب گیلانی کے "قدموں کے صدقے" آپ ہی کے مباہلے کی بات کر رہے ہیں۔ معلوم نہیں کہ مولانا ظہور صاحب کسی بڑی چالاکی پہ ہیں یا "کھلا خط و دعوتِ مناظرہ" پڑھنے کے بعد بوکھلاہٹ کا شکار ہو چکے ہیں۔۔۔

مصیبت میں پڑا ہے سینے والا جیب و داماں کا

جو یہ ٹانکا تو وہ ادھڑا جو وہ ٹانکا تو یہ ادھڑا

5. ظہورِ تلبیس:

سید السادات قبلہ سید ریاض حسین شاہ صاحب کے بارے میں لکھا:

پیر سید عبد القادر شاہ گیلانی ان کے سید کہلوانے کو ڈرامہ کہتے ہیں۔ گواہ زندہ موجود ہے۔

اقول بحول الله تعالی وقوته:

مولانا ظہور صاحب!

کیا پیر سید عبد القادر شاہ صاحب کا فرمان آپ کے نزدیک حجت ہے؟

اگر ہاں تو کیا پیر سید عبد القادر شاہ صاحب گیلانی کی ہر بات یا صرف یہی بات؟

اگر پیر سید عبد القادر شاہ صاحب گیلانی کی ہر بات آپ کے نزدیک حجت ہے تو پھر ذرا ہمت کیجیے اور ایک اشتہار اس بارے میں بھی شائع کیجیے۔

اور اگر ہر بات حجت نہیں۔ صرف یہی بات حجت ہے تو بات صاف ظاہر ہے کہ یہ دوہرا معیار فقط ساداتِ کرام سے دشمنی کی وجہ سے برتا جارہا ہے۔

رہی بات گواہ کی تو آپ کی حالت دیکھنے کے بعد آپ کے گواہ کی حالت کے بارے میں تفتیش کی ضرورت باقی نہیں رہی۔

6. ظہورِ تلبیس:

مولانا ظہور صاحب نے سید ریاض حسین شاہ صاحب کے بارے میں مزید لکھا کہ ان:

کی تقریرات و تحریرات میں موجود متر فضانہ نظریات اور ان کی دیگر لغویات و جہالات کی وضاحت کے متعلق امور علامہ صاحب کی جج سے واپسی پر طے ہونگے۔

اقول بحول اللہ تعالی وقوتہ:

یہاں ایک بار پھر مولانا ظہور صاحب نے انتہائی چابکدستی کا مظاہرہ کیا ہے۔

مولانا ظہور صاحب پچھلے لگ بھگ دس ماہ سے سید السادات قبلہ سید ریاض حسین شاہ صاحب کے ایک خطاب کو لے کر پروپیگنڈہ میں مصروف تھے۔ حضرت کے اس کھیل کو بالائے بام لانے کے لیے بندہ نے "کھلا خط و دعوتِ مناظرہ" تحریر کیا۔

اس تحریر میں بندہ نے مولانا ظہور صاحب کے سامنے مناظرہ کے عنوانات رکھ دیئے تھے۔

"کھلا خط و دعوتِ مناظرہ" کے صفحہ 27 پہ "آؤ مناظرہ کرلو" کے عنوان کے تحت لکھا ہے:

میں مولوی ظہور صاحب جو کبھی جلالی ہوا کرتے تھے، اور کذابِ سکھر مولوی ابراہیم

سکھروی ہر دو کو اس عنوان پہ مستقل چیلنج دیتا ہوں کہ:

وہ دونوں باہر نکلیں اور میدان میں اتریں، اور سید السادات پیر سید ریاض حسین شاہ صاحب قبلہ کی اس گفتگو پہ مجھ سے مناظرہ کر لیں۔۔۔!!!

ان دونوں ملاؤں کے ذمہ ہے کہ وہ ثابت کریں گے کہ پیر سید ریاض حسین شاہ صاحب کی یہ گفتگو سید شباب اہل الجنۃ سیدنا امام حسن کے خلاف ہے۔ اور میں یہ ثابت کروں گا کہ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ یہ گفتگو ہر گز سیدنا امام حسن کے خلاف نہیں۔

میرا چیلنج مولوی ظہور صاحب اور ابراہیم سکھروی کو ہے اور گفتگو انہی دونوں سے کروں گا اور ہر ایک سے گفتگو کروں گا۔۔۔!!!

(کھلا خط و دعوتِ مناظرہ ص2)

قارئینِ ذی قدر!

ان سطور میں مولانا ظہور صاحب کے ساتھ مناظرے کا موضوع لکھا جا چکا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ:

"قبلہ پیر سید ریاض حسین شاہ صاحب کی جس گفتگو کو لے کر یہ صاحب پروپیگنڈہ کر رہے ہیں، اس کے بارے میں انہوں نے ثابت کرنا ہے کہ وہ گفتگو سید شباب اہل الجنۃ کے بارے میں ہے۔"

اسی طرح "کھلا خط و دعوتِ مناظرہ" کے ص42 پہ ایک اور عنوان کا اضافہ کرتے ہوئے لکھا تھا:

اور اسی طرح16 دسمبر2020ء کے کنونشن میں گھڑے جانے والے نظریات میں سے

نظریہ 39 پہ گفتگو بھی مولوی ظہور سابق جلالی کے سر قرض ہے۔ انہیں بھی 10 محرم الحرام 1444ھ تک کا وقت ہے۔۔۔ اگر ان میں علم و دیانت نام کی کوئی چیز ہے تو میدانِ مناظرہ میں اتریں اور حقائق کا سامنا کریں۔

(کھلا خط و دعوتِ مناظرہ ص42)

مولانا ظہور صاحب سے مناظرہ کے موضوعات کو پچھلی تحریر میں شائع کر دیا گیا تھا۔

جب موضوعات کا اعلان ہو چکا اور مولانا ظہور صاحب نے کہا:

"دعوتِ مناظرہ منظور ہے۔"

پھر اس کے بعد مولوی ظہور صاحب کا کہنا کہ:

"امور علامہ صاحب کی حج سے واپسی پر طے ہونگے۔"

یہ دھوکا دہی نہیں تو اور کیا ہے؟

سچ یہ ہے کہ مولانا ظہور صاحب سید السادات قبلہ سید ریاض حسین شاہ صاحب کی جس گفتگو کو لے کر پچھلے لگ بھگ دس ماہ سے پروپیگنڈہ میں مصروف تھے اور اسے کھینچ تان کر سیدنا امام حسن کے خلاف بنانا چاہ رہے تھے۔۔۔ اس عبارت پر مولانا ظہور صاحب کسی بھی حال میں مناظرہ کر ہی نہیں سکتے۔ اسی طرح 16 دسمبر 2020ء کو جو نظریہ گھڑا گیا اور اس پہ مولانا ظہور صاحب نے بھی دستخط کیے۔ اس نظریے کی صحت ثابت کرنا بھی مولانا ظہور صاحب کے بس کی بات نہیں۔

لیکن چونکہ رہی سہی ناک بھی بچانی ہے لہذا ایک جانب:

- مناظرہ کے چیلنج کے جواب میں مباہلہ بنانے کی کوشش کی۔

- دوسری جانب سید انور شاہ صاحب گیلانی کو زیرِ بحث لایا گیا۔
- تیسرے موضوعات کے اعلان کے باوجود محض دھوکا دینے کے لیے کہا گیا کہ :

"امور علامہ صاحب کی حج سے واپسی پر طے ہونگے۔"

مولانا ظہور صاحب!

امور طے ہوں گے نہیں۔۔۔امور طے ہو چکے ہیں۔۔۔!!!

مناظرے کا چیلنج کیا گیا تو موضوعات کی نشاندہی کر دی گئی تھی۔ اور سطورِ بالا میں ان موضوعات کو دوبارہ دہرا بھی دیا گیا ہے۔

موضوعات طے ہیں۔ اور آپ "دعوتِ مناظرہ منظور کر چکے ہیں"

لہذا اب آپ کے پاس دس محرم الحرام 1444ھ (تقریبا ایک ماہ دس دن) کا وقت ہے، اپنا وقت غیر ضروری بحثوں میں گزارنے کے بجائے مناظرے کی تیاری کیجیے۔!!!

اب کی بار بھاگنے کا موقع نہیں دیا جائے گا۔۔!!!

اولا دِ رسول ﷺ کے خلاف چھپ کر بہت وار کیے جا چکے، لیکن اب سامنے آئے ہیں تو اب آپ کو میدانِ مناظرہ میں اترنا ہی پڑے گا۔!!!

اور ان شاء اللہ تعالیٰ:سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ

از قلم:

محمد چمن زمان نجم القادری

مدینہ مشرفہ

(زادھا اللہ تعالی عزا وشرفا)

29 جون 2022ء